غزوہ خیبر

محرم 7ھ (مئی 628ء) میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان یہ جنگ ہوئی جس میں مسلمان فتح یاب ہوئے۔ خیبر یہودیوں کا مرکز تھا جو مدینہ سے 150 کلومیٹر عرب کے شمال مغرب میں تھا جہاں سے وہ دوسرے یہودی قبائل کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اس مسئلہ کو ختم کرنے کے لیے یہ جنگ شروع کی۔ خیبر کا علاقہ اور خاص طور پر اس کے کئی قلعے یہودی فوجی طاقت کے مرکز تھے جو ہمیشہ مسلمانوں کے لیے خطرہ بنے رہے اور مسلمانوں کے خلاف کئی سازشوں میں شریک رہے۔ ان سازشوں میں غزوہ خندق اور غزوہ احد کے دوران یہودیوں کی کارروائیاں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ خیبر کے یہود نے قبیلہ بنی نضیر کو بھی پناہ دی تھی جو مسلمانوں کے ساتھ سازش اور جنگ میں ملوث رہے تھے۔ خیبر کے یہود کے تعلقات بنو قریظہ کے ساتھ بھی تھے جنہوں نے غزوہ خندق میں مسلمانوں سے عہد شکنی کرتے ہوئے انہیں سخت مشکل سے دوچار کر دیا تھا۔ خیبر والوں نے فدک کے یہودیوں کے علاوہ نجد کے قبیلہ بنی غطفان کے ساتھ بھی مسلمانوں کے خلاف معاہدے کیے تھے۔

محرم 7ھ (مئی 628ء) میں حضرت محمد ﷺ 1600 کی فوج کے ساتھ، جن میں سے ایک سو سے کچھ زائد گھڑ سوار تھے، خیبر کی طرف جنگ کی نیت سے روانہ ہوئے اور پانچ چھوٹے قلعے فتح کرنے کے بعد قلعہ خیبر کا محاصرہ کر لیا جو دشمن کا سب سے بڑا اور اہم قلعہ تھا۔ یہ قلعہ ایک اونچی پہاڑی پر بنا ہوا تھا اور اس کا دفاع بہت مضبوط تھا۔

یہودیوں نے عورتیں اور بچے ایک قلعے میں، اور سامانِ خور و نوش و دیگر ساز و سامان ایک اور قلعہ میں رکھ دیا اور ہر قلعہ پر تیر انداز تعینات کر دیے جو قلعہ میں داخل ہونے کی کوشش پر تیروں کی بارش کر دیتے تھے۔ مسلمانوں نے پہلے پانچ قلعوں کو ایک ایک کر کے فتح کیا جس میں پچاس مجاہدین زخمی اور ایک شہید ہوئے۔ یہودی رات کی تاریکی میں ایک سے دوسرے قلعے تک اپنا مال و اسباب اور لوگوں کو منتقل کرتے رہے۔ باقی دو قلعوں میں قلعہ قموص سب سے بنیادی اور بڑا تھا اور ایک پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے باری باری حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت سعد بن عبادہ کی قیادت میں افواج اس قلعہ کو فتح کرنے کے لیے بھیجیں مگر مسلمان کامیاب نہ ہو سکے۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "کل میں اسے علم دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ شکست کھانے والا اور بھاگنے والا نہیں ہے۔ خدا اس کے دونوں ہاتھوں سے فتح عطا کرے گا"۔

یہ سن کر اصحاب خواہش کرنے لگے کہ یہ سعادت انہیں نصیب ہو۔ اگلے دن حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو طلب کیا۔ صحابہ کرام نے بتایا کہ انہیں آشوبِ چشم ہے۔ لیکن جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو حضور ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ان کی آنکھوں میں لگایا جس کے بعد تا زندگی انہیں کبھی آشوب چشم نہیں ہوا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ قلعہ پر حملہ کرنے کے لیے پہنچے تو یہودیوں کے مشہور پہلوان مرحب کا بھائی مسلمانوں پر حملہ آور ہوا مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ اس کے بعد مرحب رجز پڑھتا ہوا میدان میں اترا۔ اس نے زرہ بکتر اور خود پہنا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ایک زبردست لڑائی کے دوران حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے سر پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ اس کا خود اور سر درمیان سے دو ٹکرے ہو گیا۔ اس کی ہلاکت پر خوفزدہ ہو کر اس کے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں چھپ گئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قلعہ کا دروازہ جو بیس آدمی کھولتے تھے، اکھاڑ لیا اور اسے قلعہ کے دروازہ کے سامنے والی خندق پر رکھ دیا تاکہ فوج گھڑ سواروں سمیت قلعہ میں داخل ہو سکیں۔ اس فتح میں 93 یہودی ہلاک ہوئے اور قلعہ فتح ہو گیا۔

مسلمانوں کو شاندار فتح ہوئی۔ حضور ﷺ نے یہودیوں کو ان کی خواہش پر پہلے کی طرح خیبر میں رہنے کی اجازت دی اور ان کے ساتھ معاہدہ کیا کہ وہ اپنی آمدنی کا نصف بطور جزیہ مسلمانوں کو دیں گے اور مسلمان جب مناسب سمجھیں گے انہیں خیبر سے نکال دیں گے۔ اس جنگ میں بنی نضیر کے سردار حئی بن اخطب کی بیٹی صفیہ بھی قید ہوئیں جن کو آزاد کر کے حضور ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا۔

اس جنگ سے مسلمانوں کو ایک حد تک یہودیوں کی گھناؤنی سازشوں سے نجات مل گئی اور انہیں معاشی فوائد بھی حاصل ہوئے۔ اسی جنگ کے بعد بنو نضیر کی ایک یہودی عورت (جس کا نام زینب تھا) نے حضور ﷺ کو گوشت پیش کیا جس میں ایک بہت تیز زہر ملا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے اسے یہ محسوس ہونے پر تھوک دیا کہ اس میں زہر ہے، مگر ان کے ایک صحابی حضرت بشر بن براء جو آپ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے، شہید ہو گئے۔ آپ ﷺ نے حسب عادت اپنا بدلہ تو اس عورت سے نہیں لیا لیکن حضرت بشر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بدلے میں اس عورت کو قتل کر دیا گیا۔ ایک صحابی کی روایت کے مطابق بستر وفات پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کی بیماری اس زہر کا اثر ہے جو خیبر میں دیا گیا تھا۔

مسلمانوں کو اس جنگ سے بھاری تعداد میں جنگی ہتھیار ملے جن سے مسلمانوں کی طاقت بڑھ گئی۔ اس جنگ کے اٹھارہ ماہ بعد مکہ فتح ہو گیا۔